© rasailojaraid.com

اسے حل کی کی گئیں اسی قدر وہ الجھتا گیا۔ دونوں دوروں میں اس عظیم فرق کی وجہ یہ ہے کہ دورِ اول میں گورنمنٹ اور پارٹی میں اندرا جی کو ان حضرات کی رفاقت حاصل تھی جو سیاست داں اور پنڈت نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کے صحبت یافتہ تھے وہ اس ملک کی تہذیب اور اس کی روایات اور علاقائی خصوصیات کا ذاتی طور پر عملی تجربہ رکھتے تھے، اس کے برعکس دورِ ثانی میں اندرا جی کے جو ساتھی، رفیق اور مشیرانِ کار ہیں، اگرچہ ان کی دفتری لیاقت و قابلیت پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن میدانِ سیاست میں ان کی حیثیت نو واردوں کی ہے، اور اس ملک کی روایات و علاقائی امتیازات و خصوصیات کا ان کو بلا واسطہ ذاتی علم اور تجربہ نہیں ہے، اس کا ایک افسوسناک نتیجہ یہ بھی ہے کہ ریاستوں پر مرکز کی گرفت ڈھیلی اور کمزور ہو گئی ہے۔

مصر سے الاستاذ الدکتور خالد الحدیدی، امین عام الجمعیۃ العالمیۃ لاحیاء التراث الاسلامی، طنطا، مصر نے اطلاع دی ہے کہ الجمعیۃ العالمیۃ لاحیاء التراث الاسلامی مصر کی مجلس نے ہمارے فاضل دوست اور عربی زبان و ادب کے مشہور محقق پروفیسر مختار الدین احمد، صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو "اسلامی ذخائر اور تراث عربی کو عالمانہ انداز میں پیش کرنے، اسلام کی ثقافت و تہذیب کی نشر و اشاعت اور انھیں اقطاع عالم میں پھیلانے کے سلسلے میں کارہائے نمایاں انجام دینے پر" اتفاق رائے سے جمعیۃ کا رکن منتخب کیا ہے۔ یہ مصر کا مشہور بین الاقوامی علمی ادارہ ہے جس کا مقصد تراث اسلامی کا احیاء، اور مسلم عرب مصنفین کی تصانیف کی حفاظت اور اہم نادر مخطوطات کی اشاعت ہے، اس کے ارکان میں عرب اور اسلامی ممالک کے علاوہ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ کے مستند اور مشہور محقق اور اہلِ قلم شامل ہیں۔ اسلامی علوم و فنون کی احیاء کے لیے اس بین الاقوامی ادارہ کی سرگرمیاں مصر اور دوسرے عرب ممالک ہی تک نہیں بلکہ افریقہ اور ایشیا تک پھیلی ہوئی ہیں۔

برہان پروفیسر صاحب موصوف کو اس اعزاز پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com